اسلامی پروگراموں پر عائد پابندی ختم ہو سکی۔

زمبیا میں مسیحی بنیاد پرستی کوئی نئی چیز نہیں، مگر جو بات نئی ہے، وہ اُن لوگوں کی سیاست میں بھرپور دلچسپی ہے۔ اِس سے پہلے وہ آسمانی بادشاہت کو اپنا منتہائے نظر سمجھتے تھے اور سیاست میں حصہ لینے کو روحانی طور پر مسلک سے ہٹ جانا خیال کرتے تھے، تاہم زمبیا کے بدلتے ہوئے سیاسی حالات میں اپنا کردار ادا کرنے کی خاطر اُنہوں نے آغاز ہی سے "تحریک برائے کثیر جماعتی جمہوریت" (Movemant for Multi-Party Democracy) کے ساتھ وابستگی اختیار کرلی۔ "تحریک برائے کثیر جماعتی جمہوریت" سابق صدر مملکت ڈاکٹر کینتھ کوانڈا کے خلاف واحد قابلِ لحاظ حزبِ اختلاف تھی۔ اکثر بنیاد پرستوں نے اپنی سیاسی شرکت کو خدا کی طرف سے بلاوا سمجھا ہے۔ مثال کے طور پر "افریقہ پریس سروس" کے "خبرنامے" کے مطابق مارچ ۱۹۹۱ء میں ریورنڈ کرسٹافر نے کہا تھا۔ "میں اِس سے پہلے کبھی سیاست میں شریک نہیں رہا اور نہ مجھے اس سے کوئی دلچسپی تھی، لیکن اس بار میں اپنے رویّے کو القائے خداوندی سمجھتا ہوں۔ خداوند نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں ملک کی سیاست میں براہ راست حصہ لوں اور حکومت میں کسی موزوں عہدے کے لیے کھڑا ہوں جہاں خداوند کی آواز سُنی جاسکے۔"

صدر چِلوبا امریکی مبشّروں کی حوصلہ افزائی کررہے ہیں کہ وہ ملک میں مسیح علیہ السلام کے نام پر لوگوں کو شفایاب کرنے کی مہم جاری رکھیں۔ ۱۹۹۳ء کے بعد ریورنڈ ارنسٹ ایںگلے اور ریورنڈ رچرڈ رابرٹس نے زمبیا کے دورے کیے ہیں۔ اِن امریکی مبشّروں کے دوروں پر بہت لے دے ہوئی ہے اور بہت سے لوگوں نے صدر چلوبا کو "مذہبی معاملات میں مداخلت کرنے" کا ملزم قرار دیا ہے۔ ناقدین کا کہنا ہے کہ چِلوبا نے "زمبیا کی سیاست میں مسیحی صیہونیت کا عنصر" داخل کردیا ہے۔ اسرائیل کے ساتھ زمبیا کے سفارتی تعلقات کے ازسرِ نو قیام اور چلوبا کے دورۂ اسرائیل سے اِس نقطہ نظر کو تقویت ملتی ہے۔ واضح رہے کہ زمبیا نے عراق اور ایران سے یہ الزام لگاتے ہوئے سفارتی تعلقات منقطع کرلیے ہیں کہ یہ ممالک زمبیا کے اندرونی معاملات میں مداخلت کررہے ہیں۔

کینیا: مسلمانوں نے پوپ جان پال دوم کے دورے کا بائیکاٹ کیا۔

پوپ جان پال دوم اپنے حالیہ گیارہویں دورۂ افریقہ میں جب کیمرون اور جنوبی افریقہ سے ہوتے ہوئے نیروبی (کینیا) پہنچے تو مقامی مسلمانوں نے اسلام اور مسیحیّت کے درمیان "جنگ" کا حوالہ دیتے ہوئے اُن کے دورے کا بائیکاٹ کیا۔

جب ۷۵ سالہ پوپ نیروبی کے ہوائی اڈے پر چلچلاتی دھوپ میں اُترے تو وہ تھکے ہوئے محسوس ہو

رہے تھے۔ اُن کے استقبال کے لیے روایتی ناچ گانے والے موجود تھے۔ سیکورٹی کے انتظامات بہت سخت تھے۔ استقبال کے لیے آنے والے سکولوں کے طلبہ و طالبات، پادریوں اور صحافیوں کے ساتھ پولیس بہت نمایاں تھی۔ پسینے سے شرابور مذہب دوست مسیحی پوپ جان پال دوم کے دورے کے حوالے سے ۳۰ ڈالر میں یادگاریں اور سٹکرز وغیرہ بیچ رہے تھے۔ واضح رہے کہ کینیا میں ۳۰ ڈالر ایک اوسط مزدور کی دو یا تین دن کی اُجرت ہے۔

پوپ جان پال دوم کے افریقہ کے تین ملکوں کے حالیہ دورے پر ۳ لاکھ چالیس ہزار ڈالر کے اخراجات کا اندازہ ہے۔

توقع تھی کہ نیروبی پہنچنے پر ایک مسلمان عالم شیخ علی شی پوپ کی موجودگی میں ایک تقریب میں خطاب کریں گے، مگر عین وقت پر شیخ علی شی نے بتایا کہ مسلمانوں نے رومن کیتھولک مسیحیت اور اسلام کے درمیان صدیوں سے چلی آنے والی "مقدّس جنگ" کے سبب اُن کے دورے کے بائیکاٹ کا فیصلہ کیا ہے۔ (روزنامہ "ڈان"، کراچی - ۱۹ ستمبر ۱۹۹۵ء)

مالی: نئے چرچوں کی تعمیر

مالی ۸۶ فیصد مسلم اکثریت کا ملک ہے مگر "گوسپل مشنری یونین" کے جناب ڈینس وینس کا اطلاع ہے کہ "گزشتہ دو سال سے وہ ہر مہینے مالی میں دو نئے چرچ قائم کر رہے ہیں۔" یہ نئے چرچ عام مٹی کی اینٹوں سے بنائے جاتے ہیں جن پر ٹین کی چھت ڈال دی جاتی ہے۔ ٹین کی چھت پر جو خرچ اٹھتا ہے (پندرہ سو ڈالر)، یہ گاسپل مشنری یونیورسٹی (کنساس سٹی) جیسی امریکی تبشیری تنظیمیں برداشت کرتی ہیں۔

ایشیا

پاکستان: لاہور ڈایوسیس میں مسیحیت کی اشاعت

[پاسٹرل انسٹی ٹیوٹ - ملتان کے جریدہ "فوکس" کے ضمیمہ (۱۹۹۵ء/۱) میں ایک مقالہ "لاہور ڈایوسیس میں اشاعت مسیحیت: ۱۸۸۶ء - ۱۹۸۶ء" شائع ہوا ہے۔ مقالہ نگار نے لاہور ڈایوسیس میں کیتھولک مسیحیت کے آغاز اور بتدریج اشاعت کا جائزہ لیا ہے۔ ضمناً پروٹسٹنٹ مشنوں کے کام پر اظہارِ خیال بھی کیا گیا ہے۔ ذیل میں مقالے کے آخری حصّے کا ترجمہ جریدہ مذکورہ کے شکریے کے ساتھ